THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خانگی کردار: عائلی نظم ونسق اور معاشرتی تعلقات

"THE DOMESTIC ROLE OF KHADIJAH (RA): FAMILY ORGANIZATION AND SOCIAL RELATIONS"

Ataullah
Lecturer, Department of Islamic studies, University of Buner .
ataullahyousafzai155@gmail.com
Dr.Nida Aman .
Lecturer Department of Islamic Studies University of buner, Buner
nidaali103@gmail.com
Qazi Bilal Ahmed
Mphil scholar Mirpur University of science and technology MUST

Abstract

This paper examines the domestic, social, and economic role of Khadijah bint Khuwaylid (may Allah be pleased with her), the first wife of the Prophet Muhammad (peace be upon him) and the first woman to embrace Islam. Renowned for her noble lineage, integrity, and wisdom, Khadijah was a successful merchant whose trade extended across Arabia. Her marriage to the Prophet was marked by loyalty, sacrifice, and unwavering support, especially during the earliest and most challenging years of Islam. She provided financial assistance, emotional strength, and spiritual encouragement, ensuring that the Prophet could dedicate himself fully to his mission. Domestically, Khadijah exemplified organization, simplicity, and generosity, maintaining a household that reflected Islamic values of compassion, hospitality, and care for neighbors. Her role as a wife was not limited to companionship but extended to active participation in the Prophet's mission, offering her wealth and influence for the advancement of Islam. Socially, she upheld the rights of neighbors and relatives, embodying the principles of empathy, charity, and justice even before formal Islamic injunctions were revealed. Economically, she demonstrated prudence, honesty, and strategic investment, setting a precedent for women's participation in trade and philanthropy. Khadijah's life illustrates that women can simultaneously excel as entrepreneurs, devoted wives, and contributors to religious and social causes. Her legacy continues to inspire Muslim women to balance family, society, and faith with integrity and devotion.

Keywords

Khadijah bint Khuwaylid.Domestic Role.Women in Trade.Loyalty and Sacrifice.Islamic Society.

مبحث اول: حضرت خدیجہؓ کے فضائل ومناقب

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تعارف:

حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اسلام کی سب سے پہلی خاتون مسلمان، رسولِ اکرم ﷺ کی پہلی زوجہ، اور ایک عظیم المرتبت، باوقار اور باعزت خاتون تھیں۔ ان کا شمار اُن عظیم خواتین میں ہوتا ہے جنہیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں خاص مقام حاصل تھا۔

آپ کا مکمل نام خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ اور آپ کی کنیت امّ المؤمنین، اُمِّ ہند تھی اور آپ کا لقب طاہرہ (پاکیزہ)، سیدۂ قریش تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش مکہ مکرمہ میں، بعثتِ نبوی سے تقریباً 68 سال قبل ہوئی اور آپ کا وصال بعثت کے دسویں سال، عام الحزن (غم کا سال) میں، مکہ مکرمہ میں ہوا۔[1]

---

[1] ۔ مبارکپوری، صفی الرحمن مولانا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، ناشر مکتبہ قدوسیہ لاہور، ص ۴

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

خصوصیات و مقام:

اعلیٰ نسب اور کردار:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نہایت باعزت، نیک سیرت، مالدار اور پاکدامن خاتون تھیں۔ ان کی دیانتداری اور معاملہ فہمی پورے مکہ میں مشہور تھی۔

تجارت میں مہارت:

آپ رضی اللہ عنہا ایک کامیاب تاجرہ تھیں، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی تجارت کے لیے منتخب کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اُن کے مال کے ساتھ تجارت کی اور دیانت داری سے نفع کمایا، جس سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ نے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔[2]

زوجہ اول رسول اکرم ﷺ کا شرف اور آپ کی حوصلہ افزائی:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ کی محبت اور قربت کا وہ مقام حاصل تھا جو کسی اور زوجہ کو حاصل نہ ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی شخصیت تھیں جنہوں نے رسول ﷺ پر ایمان لایا، ان کی تصدیق کی اور ہر موقع پر ان کا ساتھ دیا۔ جب نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ ہی تھیں جنہوں نے آپ کو تسلی دی، حوصلہ دیا اور کہا: اللہ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی خواتین اسلام کے لیے ایک کامل نمونہ ہے۔ آپ کی وفاداری، فہم و فراست، صبر و قربانی اور ایثار ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ دین کی خدمت صرف مردوں کا کام نہیں، بلکہ عورتیں بھی اگر اخلاص کے ساتھ قدم بڑھائیں تو وہ دنیا و آخرت میں اعلیٰ مقام پا سکتی ہیں۔

اسلامی تاریخ کے تمام معتبر ماخذ اس بات پر متفق ہیں کہ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

وفاداری اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول ﷺ کی زندگی میں ایسی وفاداری، اخلاص اور خدمت کا مظاہرہ کیا کہ آپ ﷺ نے اُن کی وفات کے بعد بھی ان کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ ان کی سہیلیوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے، ان کے تحفے قبول کرتے اور ان کا ذکر محبت سے فرماتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا ہر پہلو ایثار، وفا، اطاعت، ایمان، قربانی، حلم، حیا، مالداری کے باوجود عاجزی ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اسلام میں عورت کا مقام کتنا بلند ہو سکتا ہے۔[3]

جنت کی بشارت اور اللہ کا سلام:

نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ان چار عظیم عورتوں میں شمار فرمایا جو دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ، مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ، أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ[4]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آپ کے پاس آ رہی ہیں، ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں کھانا یا مشروب ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں، تو ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہیے، اور میری طرف سے بھی، اور انہیں جنت میں ایک موتیوں سے بنے ہوئے محل کی بشارت دیجئے، جس میں نہ شور ہو گا اور نہ کوئی تھکن"۔

---

[2]۔ ایضا، ص ۶

[3]۔ مولانا اشرف علی تھانوی، سیرت خدیجہ الکبری، ادارہ معارف اسلامی لاہور، ص ۱۴

[4]۔ صحیح مسلم، کتاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب، جلد ۶، رقم الحدیث ۲۴۳۲

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

رسول اللہ ﷺ کی محبت ووفاداری کا مرکز:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا[5]

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کرتی تھی جتنا خدیجہ پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں، لیکن نبی ﷺ ان کا اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے"

جلیل القدر خواتین میں شامل:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ[6]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"عورتوں میں بہترین عورتیں یہ چار ہیں: مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ، آسیہ (فرعون کی بیوی)"۔

خدیجہ کا ذکر، صدق کا ذکر ہے:

آپ رضی اللہ عنہا کا مقام اس قدر بلند ہے کہ خود رب العالمین نے آپ کو جنت کی بشارت دی، اور جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے ان کے لیے سلام بھیجا۔ آپ کا شمار ان چند خوش نصیب خواتین میں ہوتا ہے جنہیں دنیا و آخرت دونوں میں رسول اللہ ﷺ کی قربت نصیب ہوئی۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ[7]

"نبی ﷺ نے فرمایا اس امت کی بہترین عورت خدیجہ بنت خویلد ہے"۔

اسلام کی پہلی مددگار و معاون:

اسلام کے ابتدائی ایام میں جب قریش مکہ نے نبی ﷺ کی مخالفت شروع کی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مال، وقت اور جذبات کے ذریعے نبی کریم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ انہوں نے اپنے قیمتی مال کو دینِ حق کی راہ میں بے دریغ خرچ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدیجہ نے اس وقت میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اور انہوں نے اپنے مال سے میری مدد کی جب کسی نے نہ کی"۔

مبحث دوم: خانگی معاملات میں امور خانہ داری و نگرانی اور حقوق و فرائض کی بجا آوری اور ہمسایہ کے حقوق کی پاسداری

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کا ہر پہلو عورتوں کے لیے ایک کامل نمونہ ہے، خاص طور پر امورِ خانہ داری (گھریلو انتظامات) کے حوالے سے آپ کی سیرت قابلِ تقلید ہے۔ آپ نے نہ صرف ایک کامیاب تاجرہ ہونے کے ناطے دنیاوی معاملات کو سنبھالا، بلکہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ بننے کے بعد امورِ خانہ داری میں بھی بے مثال کردار ادا کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ طیبہ خواتین کے لیے ایک کامل اور جامع نمونہ ہے، خصوصاً خانگی معاملات، امورِ خانہ داری، حقوق و فرائض کی ادائیگی اور ہمسایوں کے حقوق کی پاسداری کے اعتبار سے۔ آپ نے ازدواجی زندگی میں حسنِ سلوک، حسنِ انتظام اور حسنِ اخلاق کا ایسا مظاہرہ کیا جو تاریخِ انسانیت میں قابلِ فخر مثال ہے۔

---

[5] ۔ صحیح بخاری، مناقب الانصار، جلد ۵، رقم الحدیث ۳۸۱۶

[6] ۔ ترمذی، فضائل و مناقب، باب ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان، جلد ۴، رقم الحدیث ۳۸۷۸

[7] ۔ صحیح مسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب، باب ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل، جلد ۶، رقم الحدیث ۲۴۳۰

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی امور خانہ داری کی خصوصیات:

انتظامی صلاحیت اور کفایت شعاری:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر انتہائی منظم، صاف ستھرا اور مہمان نواز ماحول کا حامل تھا۔ آپ مالی طور پر خوشحال تھیں، مگر سادگی اور کفایت شعاری کا اعلیٰ مظاہرہ کرتی تھیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے آرام اور سکون کا خاص خیال رکھا۔

شوہر کے آرام وراحت کا خاص خیال:

جب نبی ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ پر گھبراہٹ طاری ہوئی، تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نہایت حکمت اور نرمی سے تسلی دی اور کہا:

"اللہ کی قسم! وہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت زدہ کی مدد کرتے ہیں[8]"۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی دعوتِ حق کی راہ میں اپنے مال، وقت، عزت اور پوری زندگی کو قربان کر دیا۔ آپ نے گھر کے اخراجات اور معاشی ضروریات خود سنبھالیں تاکہ نبی ﷺ دعوتِ دین میں یکسو رہیں۔

خاندان کی پرورش اور تربیت:

آپ نے نہ صرف اپنی اولاد کی پرورش کی بلکہ نبی کریم ﷺ کے عزیز و اقارب کا بھی خیال رکھا اور آپ کی اولاد میں حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تربیت اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک اعلیٰ مربیہ (تربیت دینے والی) بھی تھیں۔

زوجہ ہونے کے ناطے فرائض کی ادائیگی:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا شمار اسلام کی ان عظیم خواتین میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتدائے اسلام میں نہ صرف نبی کریم ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ بطورِ زوجہ (بیوی) آپ نے ایک کامل اور مثالی کردار پیش کیا جو رہتی دنیا تک تمام خواتین کے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک بیوی کی حیثیت سے وہ کردار ادا کیا جو اسلام کی بہترین تعلیمات کا عملی نمونہ ہے اور نبی کریم ﷺ کی مکمل اطاعت اور حمایت کی۔ ان کی دعوت میں رفیقِ کار بنیں۔ گھریلو ذمہ داریوں کو خود پر لیا تاکہ نبی ﷺ کا وقت اور ذہن دین کے کاموں میں لگا رہے۔[9]

سادگی اور قناعت پسندی اور مہمان نوازی:

اگرچہ مالدار تھیں، مگر آپ کا طرزِ زندگی سادگی پر مبنی تھا۔ آپ نے کبھی مال و دولت کو غرور یا تکبر کا ذریعہ نہیں بنایا، بلکہ ہر چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو تیار رہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہمیشہ مہمانوں کے لیے کھلا رہتا تھا۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر مہمانوں کی خدمت کی اور ان کی ضروریات کو پورا کیا۔

اعلیٰ نظم ونسق:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک نہایت منتظم اور مدبر خاتون تھیں۔ آپ نے نہ صرف تجارت کے بڑے معاملات سنبھالے بلکہ گھر کو بھی حسنِ ترتیب سے چلایا۔ گھریلو امور کی نگرانی خود کرتی تھیں، خادموں اور ملازموں سے حسنِ سلوک رکھتی تھیں۔ گھر کے تمام افراد کو ان کے حقوق دینے کا خیال رکھتی تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمل سے نبی ﷺ کی دعوت کے لیے ماحول ساز گار بنایا، جس میں ہمسایہ داری اور حسنِ سلوک بنیادی کردار تھے۔[10]

---

[8]۔ عائشہ عبدالرحمن (بنت الشاطی)، امہات المومنین، مکتبہ دارالسلام کراچی: ۲۰۱۸ء، ص ۴۱

[9]۔ محمد ہاشم قادری، ازواج مطہرات کی زندگی کے سنہرے واقعات، ناشر البدر پبلی کیشنز لاہور، ص ۲۲

[10]۔ ایضا، ص ۲۶

The Study of Religion and History

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

ہمسایہ کے حقوق کی پاسداری:

خوش اخلاقی اور حسن سلوک:

آپ ہمسایوں کے ساتھ شفقت، محبت اور ہمدردی کا معاملہ فرماتیں۔ ہمسایوں کی خوشی و غم میں شریک ہوتیں۔ گر کسی ہمسایہ کو مالی مدد کی ضرورت ہوتی، تو آپ فوری مدد کرتیں۔ ہمسایوں کے آرام و سکون کا خیال رکھتیں، آواز، طرزِ گفتگو یا برتاؤ سے تکلیف نہیں پہنچنے دیتی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے بعد میں جو تعلیمات ہمسایہ کے حقوق سے متعلق دیں، ان کی عملی شکل آپ کی زندگی میں پہلے ہی نظر آتی ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو "طاہرہ" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ آپ کا اخلاق نہ صرف اہلِ قریش کے لیے بلکہ آپ کے ہمسایوں کے لیے بھی باعثِ سکون اور اطمینان تھا۔ آپ کی زبان میں نرمی تھی کبھی کسی سے بلند آواز میں بات نہ کرتیں۔ نہ ہی کسی کو برا بھلا کہتیں۔ یہ تمام صفات اسلام کے بنیادی اخلاقی اصول ہیں، جن پر آپ نے بعثتِ نبوی سے پہلے ہی عمل کیا۔[11]

دین کی خدمت میں تعاون:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا سارا مال نبی کریم ﷺ کی دعوتِ دین کے لیے وقف کر دیا۔ شعب ابی طالب کے سخت ترین بائیکاٹ کے دور میں بھی آپ نے صبر اور وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ آپ نہ صرف شریکِ حیات تھیں بلکہ شریکِ مقصد بھی تھیں۔

اپنے خاندان میں اگر کوئی مالی یا جانی مدد کا محتاج ہوتا تو آپ ہمیشہ پیش پیش ہوتیں۔ آپ نے نہ صرف اپنے خاندان بلکہ نبی کریم ﷺ کے خاندان والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ہمسایوں اور رشتہ داروں کے ساتھ ایسا سلوک روا رکھا جو بعد میں اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ بنا۔ آپ کی زندگی اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ اسلام سے پہلے بھی اعلیٰ اخلاق اپنانا ممکن ہے، اور اسلامی تعلیمات کی بنیاد اخلاقِ حسنہ پر ہے۔[12]

مدد و معاونت میں پیش پیش:

آپ ہمسایوں کی ضرورتوں کا خاص خیال رکھتی تھیں: اگر کوئی بیمار ہوتا، تو عیادت کے لیے جاتیں۔ اگر کسی ہمسایہ کو مالی تنگی ہوتی، تو چپکے سے امداد فراہم کرتیں۔ اگر کوئی یتیم، بیوہ یا مسکین ہوتا تو ان کی سرپرستی کرتیں۔ یہ تمام عمل قرآن و سنت کے مطابق "احسان"، "انفاق فی سبیل اللہ" اور "عطائے خفیہ" کے زمرے میں آتے ہیں۔

ہم دردی اور مصیبت میں شریک ہونا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے ہمسایوں کے ساتھ غم و خوشی میں شریک ہوتیں۔ اگر کسی کے ہاں فوتگی ہو جاتی، تو تسلی دیتیں، اور کفن دفن کے اخراجات تک میں حصہ لیتیں۔ شادی یا خوشی کی تقریب میں شرکت کرتیں اور تحفے تحائف بھیجتیں۔ اسلام نے ان تمام امور کو "تکریم انسانیت" اور "اخوت" کا درجہ دیا ہے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمسایہ داری ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ مسلمان وہی ہے جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ ہو۔ ایک نیک عورت وہی ہے جو خاندان، ہمسایہ اور معاشرہ تینوں کے لیے راحت کا باعث ہو۔ آپ کی سیرت میں خالص اسلامی اخلاق کی عملی مثال ملتی ہے، جو نہ صرف دعوتِ دین کے لیے فضا ساز گار بناتی ہے بلکہ معاشرے میں محبت، امن اور عدل کو فروغ دیتی ہے۔

مبحث سوم: معاشی معاملات میں تجارت میں دیانت و حکمتِ عملی اور سرمایہ کاری، منافع اور خیرات میں توازن

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کردار اسلام سے پہلے اور بعد میں معاشی، سماجی اور اخلاقی طور پر نہایت اہم اور منفرد رہا ہے۔ آپ کی شخصیت کا معاشی و تجارتی پہلو خاص طور پر نمایاں تھا، جو اُس وقت کے عرب معاشرے میں ایک غیر معمولی بات تھی، کیونکہ خواتین کو عمومی طور پر کاروبار یا معیشت میں وہ مقام حاصل نہ تھا جو آپ کو حاصل

---

[11] ۔ علامہ شبلی نعمانی، خدیجہ بنت خویلد پہلی مسلم عورت، ناشر مکتبہ دارالسلام کراچی: ۲۰۱۲ء، ص ۱۲

[12] ۔ ایضا، ص ۲۹

تھا۔ ایک کامیاب تاجرہ تھیں بلکہ اسلام کے ابتدائی دور کی سب سے بڑی مالی، اخلاقی اور جذباتی معاون بھی تھیں۔ اُن کا کردار آج کی خواتین کے لیے ایک مکمل رول ماڈل ہے—خاص طور پر ان خواتین کے لیے جو کاروبار، معیشت اور دین میں توازن قائم رکھنا چاہتی ہیں۔[13]

خاندانی پس منظر اور سرمایہ:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قریش کے ایک معزز اور مالدار خاندان سے تھا۔ آپ کے والد خویلد بن اسد ایک کامیاب تاجر تھے، اور اُن کے انتقال کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کا کاروبار سنبھالا۔ آپ کو "طاہرہ" اور "سیدہ قریش" جیسے القابات سے یاد کیا جاتا تھا۔

تجارت میں کردار:

مکہ کی مشہور تاجرہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی ایک کامیاب اور معزز تاجرہ تھیں۔ اُن کی تجارت مکہ، شام اور یمن تک پھیلی ہوئی تھی۔ مضاربہ (تجارتی شراکت): آپ اجرت پر یا نفع میں شریک بنا کر مختلف افراد کو اپنے مال کے ساتھ تجارت پر بھیجا کرتی تھیں۔ اسی نظام کے تحت آپ نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنا مال دے کر شام بھیجا تھا۔[14]

نبی کریم ﷺ کی تجارتی نگرانی

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی سچائی، دیانت اور حسنِ اخلاق کی شہرت سن کر اُنہیں اپنے تجارتی قافلے کے ساتھ شام بھیجا۔

تجارت سے واپسی پر آپ نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے نفع بھی خوب کمایا اور دیانتداری کا اعلیٰ نمونہ بھی پیش کیا۔ اس حسنِ کردار سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے نکاح کی پیشکش کی، جو آپ نے قبول فرمالی۔

اسلام کے بعد مالی معاونت

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کے ابتدائی دور میں رسول اللہ ﷺ کی بے پناہ مالی معاونت کی۔ آپ نے اپنا تمام مال دینِ اسلام کی ترویج، غلاموں کی آزادی، مظلوم مسلمانوں کی مدد، دعوتِ دین اور اہلِ ایمان کی کفالت پر خرچ کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خدیجہ نے اس وقت میری مدد کی جب لوگوں نے مجھے ٹھکرا دیا، اس نے اس وقت مجھ پر ایمان لایا جب لوگوں نے انکار کیا، اور اس نے اپنا مال اس وقت میری خدمت میں پیش کیا جب لوگوں نے مجھے محروم رکھا"۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ساکھ اور مقام کی وجہ سے قریش کے بعض افراد نے اسلام کے ابتدائی پیروکاروں پر نرم رویہ اختیار کیا۔ اُن کی سوجھ بوجھ، تجربہ اور اثر و رسوخ نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو سہارا دیا۔[15]

تجارت میں دیانت داری کا مکمل مظاہرہ:

دیانت وامانت کی بنیاد پر کاروبار کی تشکیل:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا کاروباری نظام مکمل طور پر صداقت، دیانت، اور امانت کے اصولوں پر قائم تھا۔ آپؓ نے کبھی جھوٹ، دھوکہ یا ناجائز منافع خوری کا سہارا نہیں لیا۔

---

[13] ۔ محمد اسحاق بھٹی، اسلام کی بیٹیاں، ناشر مکتبہ قدوسیہ لاہور، اشاعت ۲۰۱۳ء، ص ۳۵

[14] ۔ طالب ہاشمی، تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین، پین اسلامک پبلی کیشنز ۲۰۱۳ء، ص ۸۳

[15] ۔ پروفیسر محمد رفعت، ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، ناشر مکتبہ الفرقان لاہور، ص ۲۳

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4No.1 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

کارکنوں اور نمائندوں پر اعتماد:

آپؓ مختلف تجارتی قافلوں اور معاملات کے لیے مردوں کو بطور کارندہ مقرر کرتیں، لیکن ان کے انتخاب میں دیانت کو بنیادی معیار بناتیں۔ رسول اللہ ﷺ کو بھی آپؓ نے اسی دیانت وامانت کی شہرت کی بنیاد پر اپنا تجارتی نمائندہ مقرر کیا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جب آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو مالِ تجارت دے کر ملک شام بھیجا، تو واپسی پر غلام میسرہؓ نے آپ کو نبی کریم ﷺ کی دیانت، نرم خوئی، اور عدل وانصاف کی مکمل شہادت دی، جس پر آپ بے حد متاثر ہوئیں۔ حضرت خدیجہؓ کے لیے تجارت صرف منافع کا ذریعہ نہیں تھی، بلکہ ایک اخلاقی مشن بھی تھا۔ وہ اپنے گاہکوں، شراکت داروں، اور ملازمین کے ساتھ عدل ودیانت کا مظاہرہ کرتی تھیں، جو آپ کے کاروباری وقار کا سبب بنا۔[16]

تجارت کی حکمت عملی:

بازار کی فہم وتجزیہ اور محتاط سرمایہ کاری:

حضرت خدیجہؓ مکہ اور عرب کے دیگر علاقوں کی مارکیٹ اور صارفین کی ضروریات کو بخوبی سمجھتی تھیں۔ وہ وقت کی مناسبت سے اشیاء خریدتیں اور فروخت کرتیں۔ آپؓ اپنے سرمایے کو مختلف قافلوں میں لگا کر منافع حاصل کرتی تھیں، لیکن ہر سودے میں منافع سے پہلے نقصان کے خدشات کا اندازہ لگاتیں۔ کبھی غیر ضروری خطرات مول نہیں لیتیں۔

اعتماد پر مبنی نمائندہ نظام:

حضرت خدیجہؓ نے ایسا مضبوط تجارتی نظام قائم کیا تھا، جس میں وہ خود ہر مقام پر موجود نہ ہوتے ہوئے بھی تمام امور پر مکمل نظر رکھتیں۔ انہوں نے نمائندوں کو اختیارات بھی دیے لیکن جوابدہی کا نظام بھی قائم رکھا۔ یہ آپؓ کی دور اندیشی، افراد کی پہچان، اور اعتماد کی عمدہ مثال ہے کہ آپؓ نے قریش کے اس نوجوان کو منتخب کیا جسے "الامین" کہا جاتا تھا۔

اس فیصلے نے نہ صرف آپؓ کے منافع کو دوگنا کیا بلکہ بعد میں ایک پاکیزہ رشتہ کا بھی ذریعہ بنا۔ آپؓ شراکت داری اور منافع کی تقسیم میں نہایت شفاف تھیں۔ نبی ﷺ کے ساتھ ہونے والے تجارتی سفر میں آپؓ نے منافع کا ایک بڑا حصہ خوشی سے عطا کیا، جو اس وقت کے معاشرتی معیار سے بڑھ کر تھا۔[17]

حضرت خدیجہؓ کی جدوجہد ہمیں سکھاتی ہے کہ عورت اگر نیت خالص، کردار مضبوط اور مقصد واضح رکھے تو وہ بیک وقت کامیاب تاجر، وفادار بیوی اور دین کی عظیم خدمت گزار بن سکتی ہے۔ ان کی زندگی آج کی خواتین کے لیے حوصلہ، رہنمائی اور عملی نمونہ فراہم کرتی ہے۔

خلاصہ نتائج

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام کے ابتدائی دور میں نبی کریم ﷺ کو مالی، جذباتی اور روحانی سہارا فراہم کیا۔
- آپ کی گھریلو زندگی نظم وضبط، کفایت شعاری اور مہمان نوازی کی اعلیٰ مثال تھی۔
- آپ نے نہ صرف بیوی کی حیثیت سے وفاداری اور اطاعت کا مظاہرہ کیا بلکہ دعوتِ دین میں عملی طور پر شریک رہیں۔
- ہمسایوں اور رشتہ داروں کے حقوق کی پاسداری آپ کی زندگی کا نمایاں پہلو تھا، جس سے اسلامی معاشرتی اقدار کی بنیاد مضبوط ہوئی۔
- تجارت میں دیانت داری، حکمتِ عملی اور شفافیت آپ کے کردار کا حصہ تھیں، جس نے خواتین کے لیے معیشت میں فعال کردار ادا کرنے کی راہ ہموار کی۔

---

[16] ۔ ڈاکٹر طہٰ، سیرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، ناشر دارالابلاغ لاہور، ص ۱۶

[17] ۔ پروفیسر محمد رفعت، ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، ناشر مکتبہ الفرقان لاہور، ص ۵۹

ISSN P : 3006-3329

ISSN E 3006-3337

نتیجہ

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ عورت بیک وقت ایک کامیاب تاجرہ، وفادار بیوی، بہترین ماں اور دین کی خدمت گزار بن سکتی ہے۔ آپ نے اسلام کے ابتدائی دور میں نہ صرف نبی کریم ﷺ کا ساتھ دیا بلکہ اپنے کردار، قربانی اور ایثار سے یہ واضح کیا کہ خواتین معاشرتی، خانگی اور معاشی میدانوں میں رہنمائی اور قیادت کا نمونہ پیش کر سکتی ہیں۔ آپ کی سیرت آج کی خواتین کے لیے حوصلہ، رہنمائی اور عملی مثال فراہم کرتی ہے۔